

ریچل کوری: ایک روشنی جو جھکی نہیں

16 مارچ 2003 کو جنوبی غزہ کی پٹی میں زین ایک بلڈوزر کے نیچے لرا ٹھی۔ اور اس کے سامنے ایک 23 سالہ امریکی خاتون لہڑی تھی، نارنجی سیفٹی ویسٹ پہنے، میگافون ہاتھ میں، ایک خاندان کے گھر کی حفاظت کے لیے اپنی آواز بلند کیے ہوئے۔ اس کا نام ریچل کوری تھا۔

اس دن وہ ریت میں اکیلی کھڑی تھی، لیکن روح میں نہیں۔ اس کے دل میں وہ بچے تھے جن کے ساتھ وہ کھیلی تھی، وہ ماں میں جہوں نے اسے کھانا کھلایا تھا، وہ خاندان جہوں نے اسے اپنی زندگیوں میں شامل کیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ اس کی موجودگی مشین کو روک دے گی۔ ایسا نہ ہوا۔ جب وہ آگے ٹڑھی، اس نے اس کے جسم کو کچل دیا۔ لیکن وہ اس چیز کو نہیں کچل سکی جس کے لیے وہ کھڑی تھی۔

ریچل کوری کو صرف بلڈوزر کے وزن سے نہیں مارا گیا۔ اسے نا انصافی کے وزن سے مارا گیا۔ اور وہ اس کے راستے میں لہڑے ہو کر مر گئی۔

ایک گواہ کا جنم

ریچل ایلین کوری 10 اپریل 1979 کو او لیمپیا، واشنگٹن میں پیدا ہوئی۔ بارش، جنگلات اور خاموش سیاسی ضمیر کی جگہ۔ بچپن سے ہی ریچل دوسروں کے بوجھ محسوس کرتی تھی۔ وہ جلدی اور اکثر بڑے سوالات پوچھتی تھی۔ دس سال کی عمر میں اس نے اعلان کیا کہ اس کا مقصد ”دنیا کی بھوک ختم کرنا“ ہے۔ وہ اس سے باہر نہیں نکلی۔ وہ اس میں گھرائی میں اتری۔

دی ایور گرین اسٹیٹ کالج میں اس نے عالمی ترقی، ادب اور سیاسی نظریہ پڑھا۔ لیکن ریچل کو نظریات سے زیادہ چاہیے تھا۔ وہ نا انصافی کا سامنا روبرو کرنا چاہتی تھی۔ جب اسے فوجی قبضے کے تحت فلسطینی عوام کے دکھ کے بارے میں پتا چلا۔ تباہ شدہ لہروں، بند سرحدوں اور ٹوٹے ہوئے خوابوں کی زندگی۔ اس نے صرف بحران کا مطالعہ نہیں کیا۔ وہ گئی۔

جنوری 2003 میں ریچل انٹر نیشنل سالیڈیر یٹی موسومنٹ (ISM) کا حصہ بن کر غزہ پہنچی۔ ایک فلسطینی قیادت والی غیر تشدد پسند تحریک جو بین الاقوامی کارکنوں کو قبضے والے علاقوں کے دل میں مدعو کرتی تھی۔

وہاں اس کے دل نے اپنا مقصد پایا۔ اور غزہ کو ایک بیٹھی ملی۔

غزہ: اس کے ضمیر کی دھڑکن

ریچل نے غزہ کو صرف نہیں دیکھا۔ وہ اس کی زندگی میں داخل ہو گئی۔ وہ رفتہ فہر کے لوگوں کے درمیان رہی، ایک شہر جو محاصرے اور نقصان سے زخمی تھا۔ وہ فلسطینی خاندانوں کے گھروں میں رہی جو مسماڑی کی دھمکی کا شکار تھے۔ اس نے عربی سیکھی، بچوں کو ہوم و رک میں مدد کی، پڑوسیوں کے ساتھ روٹی تقسیم کی اور وہی دھول بھری سڑکیں چلیں جو ٹینکوں کی چھاؤں میں تھیں۔

فع کے لوگوں نے اسے مہمان کے طور پر نہیں، بلکہ اپنے میں سے ایک کے طور پر خوش آمدید کہا۔ وہیاں سے اسے ”راشا“ کہتے تھے، اور وہ فاصلہ نہیں رکھتی تھی۔ وہ سوگ کے خجوب میں بیٹھی۔ ماڈل کے لیے خریداری اٹھائی۔ کسانوں کے ساتھ بلڈوزر شدہ کھیتوں میں کھڑی رہی۔ اس کی موجودگی علامتی نہیں تھی۔ وہ خالص تھی۔

لہر کے خطوط میں اس نے ناقابل برداشت نا انصافی۔ اور دنیا کی ناقابل برداشت خاموشی۔ کی تصویر کشی کی۔

”میں اس دائی، چالاک نسل کشی کی گواہ ہوں“، اس نے لکھا۔ ”میں ایک ایسی طاقت اور سخاوت کی سطح
بھی دریافت کر رہی ہوں جو میں نے کبھی ممکن نہیں سمجھی تھی۔“

ریچل سمجھتی تھی کہ یہ کبھی کوئی نعرہ نہیں۔ یہ قربانی ہے۔ اور وہ اسے دینے کے لیے تیار تھی۔

آخری موقف: ایک ابدی گواہ

16 مارچ 2003 کو ریچل کو ری فع میں نصر اللہ خاندان کے گھر کے سامنے کھڑی تھی۔ وہ ان کے ساتھ رہی تھی، ان کی میز بانٹی تھی اور ان کی چھت تلے سونی تھی۔ اس دن اسرائیلی فوج نے کیٹر پلرڈی 9 بلڈوزر بھیجا تاکہ ان کا گھر مسماڑ کر دے۔ جیسا کہ غزہ میں سینکڑوں دیگر کے ساتھ کیا تھا۔ ریچل آگے بڑھی۔ اس نے چمکدار نارنجی ویسٹ پہنی تھی اور میگا فون سے چینچی، کھلے میدان میں واضح طور پر نظر آ رہی تھی۔

مشین آگے بڑھی۔ وہ نہیں رکی۔ جب وہ پچھے ہٹی تو ریچل کا جسم اس کے نیچے تھا۔ کچلا ہوا، بے جان، لیکن ہمیشہ کے لیے کسی لافانی چیز میں تبدیل ہو گیا۔

اسرائیلی حکام نے اس کی لاش ضبط کر لی۔ جو کچھ ہوا اس نے اس کے خاندان کو دوسرا، خاموش تر تشدید پہنچایا۔ ان کے حقوق یا غم کا احترام کیے بغیر، اسرائیلی افسران نے خاندان کی رضامندی کے بغیر ریچل کے جسم پر پوست مارٹم کیا، اسے جلا دیا اور اوپر میں اس کے والدین کو صرف اس کی راگہ واپس کی۔

ریچل کی ماں، سندھی کوری، نے بعد میں اسرائیلی عدالت اور بین الاقوامی انٹرویوز میں گواہی دی:

”پوست مارٹم کے بارے میں ہم سے کبھی مشورہ نہیں کیا گیا۔ ہمیں بتایا گیا کہ جسم چھوڑنے سے پہلے یہ ہونا ضروری ہے، لیکن ہمیں نہیں بتایا گیا کہ کب، کہاں، کس نے، یا کہ ہماری خواہشات کو نظر انداز کیا جائے گا۔“ – سندھی کوری، حیفا ڈسٹرکٹ کورٹ کی گواہی 2010 اور انٹرویو 2015

یہ آخری توہین، بغیر دیکھ بھال یا رضامندی کے کی گئی، اس کی موت کی نا انصافی میں ایک بھوت کی طرح کا باب رہتی ہے۔ اس نے اس کے خاندان کو سب سے بنیادی حق بھی چھین لیا۔ اپنی بیٹی کے جسم کی دیکھ بھال امن، دعا اور موجودگی کے ساتھ کرنے کا۔

لیکن غزہ میں اس کی روح کو عزت کے ساتھ نوازا گیا۔ وہاں ریچل کو خاموشی سے دفن نہیں کیا گیا۔ اسے شہید کے طور پر بلند لیا گیا۔ رخ کی ثقافت میں، ان خاندانوں کی آنکھوں میں جن کی دفاع میں وہ مر گئی، اس نے اعلیٰ ترین اخلاقی مقام حاصل کیا۔ تشدد سے نہیں، بلکہ زندگی کی حفاظت میں قربانی سے۔

رخ کے لوگوں نے علامتی جنازہ منعقد کیا۔ انہوں نے اس کی تصویر فلسطینی جہنڈوں میں لپیٹ دی، اس کی یاد کو گلیوں میں اٹھایا اور قرآن کی آیات پڑھیں جو صدیوں سے گونجتی ہیں ان کی عزت میں جو بے گناہوں کی حفاظت میں مرتے ہیں:

”اور کبھی نہ سمجھو کہ جو اللہ کی راہ میں قتل ہوئے وہ مرد ہیں۔ بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، رزق دیے جاتے ہیں، خوش ہیں اس سے جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا کیا، اور وہ خوشخبری دیتے ہیں ان [شہیدوں] کے بارے میں جوان کے بعد میں جوابھی ان سے نہیں ملے۔ کہ ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا، نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ اللہ کی طرف سے فضل اور رحمت کی خوشخبری دیتے ہیں اور یہ کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔“ (سورۃ آل عمران 169:3-171، صحیح انٹر نیشنل)

اگرچہ ریچل کوری مسلمان نہیں تھی، شہادت کا روح۔ موت تک سچائی کو قبول کرنا۔ اس میں مکمل طور پر زندہ تھا۔ اس کی شہادت غزہ کے لوگوں نے نہ صرف قبول کی؛ اسے مقدس کیا۔ اس کا نام ان مقدس فہرست میں شامل ہو گیا جنہوں نے

انصاف، عزت اور دوسروں کے لیے اپنی جانیں دیں۔

ایک خاندان جو نہیں بھولے گا

ریچل کے والدین، کریگ اور سنڈی کوری، غم میں واپس جاسکتے تھے۔ اس کے بجائے، انہوں نے مقصد کے ساتھ باہر کا رخ کیا۔ انہوں نے ریچل کوری فاؤنڈیشن برائے امن و انصاف قائم کی، ماضی کا یادگار نہیں بلکہ مستقبل کا عہد۔

وہ عدالتون، حکومتوں اور یونیورسٹیوں کے سامنے کھڑے ہوئے۔ اپنی بیٹی اور ان لوگوں کے لیے انصاف مانگتے جن کے ساتھ وہ کھڑی تھی۔ 2012 میں ایک اسرائیلی عدالت نے اس کی موت کو ”حادثہ“ قرار دیا اور ریاست کو بری کر دیا۔ لیکن کریگ اور سنڈی کی مہم کبھی نہیں ڈگ کاتی۔

آج تک وہ فلسطینی حقوق کی دفاع میں ذاتی طور پر مصروف ہیں، خاموش کیے گئے آوازوں کو بلند کرتے ہیں، وہ راستے چلتے ہیں جو ریچل نے چلے تھے، اور اس سچائی کو مجسم کرتے ہیں جس کے لیے وہ مر گئی: کہ انصاف ایک قوم، ایک عقیدہ یا ایک قوم کا نہیں۔ یہ عالمی ورثہ ہے۔

ان کی بیٹی نے اپنی زندگی نہیں کھوئی۔ اس نے اسے دیا، آزادانہ طور پر۔

وہ روشنی جو اس نے چھوڑی

ریچل کوری کا نام اب غزہ بھر میں دیواروں پر زندہ ہے۔ سکول اس کے نام پر ہیں۔ بچے اس امریکی کے بارے میں سیکھتے ہیں جوان کے لیے کھڑی ہوئی جب چند ہی تھے۔ وہ شاعری، فلموں اور میداریوں میں یاد کی جاتی ہے۔ ڈرامہ میر انعام ریچل کوری ہے، اس کے خطوط اور ڈائریوں سے مرتب، نے دنیا بھر کے ناظرین کو آنسوؤں تک پہنچایا ہے۔

لیکن اس کی حقیقی میراث فن یا یاد میں نہیں۔ یہ دوسروں میں جا گئے والے زندہ ضمیر میں ہے۔ اس نے ہزاروں کو اپنے کردار کو ظلم کے نظاموں میں سوال اٹھانے، قبضے اور بے کھر کیے گئے لوگوں کے ساتھ یکجہتی میں کھڑے ہونے، اور یاد رکھنے کی ترغیب دی کہ ایک شخص بھی، سچائی کی رہنمائی میں، نا انصافی کی دیوار کے سامنے کھڑا ہو سکتا ہے۔

فلسطینیوں کے دلوں میں ریچل کوری کوئی علامت نہیں، بلکہ بہن ہے۔ وہ جس کی محبت نے سمندر پار کیے اور جس کی قربانی نے اسے نیک نسلوں سے جوڑ دیا۔

نتیجہ: گواہ جو خاموش نہیں کیا جائے گا

یہ سال سے زیادہ گزر گئے، لیکن ریچل کوری کا نام اب بھی گونجتا ہے۔ مہاجر کمپوں، کلاس رومز، احتجاجوں اور دعاؤں میں۔ وہ فوجی، سفارت کار، سیاست دان نہیں تھی۔ وہ ایک انسان تھی۔ بے خوف، اصولی اور محبت سے بھری۔ وہ غزہ اپنے لیے نہیں آئی۔ وہ ان کے لیے آئی۔ اور وہ رہی۔

”جو کوئی ایک جان بچاتا ہے“، قرآن اعلان کرتا ہے، ”گویا اس نے پوری انسانیت بچالی۔“ (سورۃ المائدہ

(5:32)

ریچل کوری نے بہتوں کو بچانے کی کوشش کی۔ تشدد سے نہیں، بلکہ اپنی موجودگی سے۔ وہ خوف سے خاموش نہیں کی گئی۔ وہ ظلم کے انجزوں کے سامنے پچھے نہیں ہٹی۔ اور اگرچہ اس کا جسم ٹوٹ گیا، اس کی گواہی ناقابل شکست رہتی ہے۔

ریچل کوری چلی نہیں گئی۔

وہ زندہ ہے۔ یادیں، روح میں، ہر بہادری کے عمل میں جو اس کی یہ وی کرتا ہے۔ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہے، شہیدوں میں، اس روشنی میں خوش جو اس نے اس کی طرف چل کر حاصل کی۔

وہ کھڑی ہوئی، گری اور اٹھی۔ ہمیشہ کے لیے۔

حوالہ جات

- کوری، ریچل۔ لیٹ می اسٹینڈ اوون: دی جرنلز آف ریچل کوری۔ سنڈی کوری اور کریگ کوری کی ادارت۔ نیو یارک: ڈبلیو۔ ڈبلیو۔ نورٹن اینڈ کمپنی، 2008۔
- مقدس قرآن۔ صحیح انٹر نیشنل کی ترجمہ۔ جدہ: ابوالقاسم پبلیشنگ ہاؤس، 1997۔
- انٹر نیشنل سالیڈیریٹی موسومنٹ۔ ”ریکمپرنگ ریچل کوری۔“ بیانات اور عینی شاہدین۔ کے بیانات، 2003۔
- ہیومن رائٹس وارچ۔ ”اسراتیل: امریکی احتجاجی کی موت کی تحقیقات کریں۔“ پریس ریلیز۔ 17 مارچ 2003۔
- ایمنیسٹی انٹر نیشنل۔ ”اسراتیل / مقبوضہ علاقے: ریچل کوری کی موت کی تحقیقات ہونی چاہیے۔“ عوامی بیان۔ 18 مارچ 2003۔

- اقوام متحده کا دفتر برائے انسانی امور کی ہم آہنگی (UNOCHA)۔ ”رخ ڈیمو لشمنز: جائزہ اور انسانی اثرات۔“ غزہ کی پٹی فیلڈ اپ ڈیٹ، 2003-2012
- کوری بمقابلہ ریاست اسرائیل۔ حیفا ڈسٹرکٹ کورٹ کا فیصلہ۔ کیس 371/05 - 28 اگست 2012
- اسرائیل کی سپریم کورٹ۔ کوری بمقابلہ ریاست اسرائیل اپیل پر فیصلہ۔ کیس 8573/12 - 12 فروری 2015
- رکمین، ایلن، اور کیتھرین وینر، ایڈیٹر۔ مائی نیم از ریچل کوری۔ لندن: نک ہرن بلکس، 2005
- ریچل کوری فاؤنڈیشن برائے امن و انصاف۔ مشنی بیانات اور عوامی وکالت کے مواد۔ اویپیا، 2003، WA

موجودہ۔